عابد مجید مدنی
فاضل مدینہ یونیورسٹی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

دین اسلام اور نظم و نسق

دین اسلام بہت سے فضائل و محاسن اور خصوصیات کا حامل ہے۔ وہ اپنے ماننے والوں کی ہر لحاظ سے تربیت کرتا ہے۔ وہ انہیں زندگی کا نظم و نسق سکھلاتا ہے جس کے باعث وہ حسن ترتیب سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کو نظم و نسق کا پابند بنانے کے لئے شریعت اسلامیہ نے عملی تربیت کا اہتمام کیا ہے تاکہ ماحول اور معاشرہ بہتر ہو اور اس ماحول میں بسنے والے لوگوں کی زندگیاں منفرد ہوں۔ اس غرض سے اسلام عبادات کے مختلف محدود اوقات متعین کرتا ہے جنہیں ان کے اندر ہی ادا کیا جائے تو وہ ادا کہلاتا ہے۔ ان عبادات کو ان اوقات سے آگے پیچھے کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں ہی فرض ہے۔ (سورہ نساء 103)

آیت مذکورہ میں نمازوں کا ان کے اوقات محدودہ میں ادا کرنا' ان کی شرط قرار دیا گیا ہے اور ان میں تقدیم و تاخیر کرنا ناپسندیدہ اور گناہ قرار پاتا ہے۔ حسن انتظام کی اعلی مثال نمازوں سے یہ بھی ملتی ہے کہ انہیں باجماعت ادا کرتے ہوئے اس کی مکمل پیروی کریں۔ وہ اس کے رکوع کے ساتھ رکوع اور سجدے کے ساتھ سجدہ بجالائیں۔

مذکورہ نماز کے فرائض و ارکان اور شروط کی ادائیگی سے بہتر اور اچھے انداز و اسلوب کے ساتھ مسلمانوں کو نظم و نسق کی پابندی کی تربیت دی گئی ہے۔ انسان کو پابند اور منظم بنانے والی ایسی ہی تربیت دوسری اسلامی عبادات میں پنہاں و پوشیدہ رکھی گئی ہے۔

اسلامی اہم عبادات روزے بھی ہیں۔ جنہیں اللہ تعالی نے مسلمانوں پر فرض

کیا۔ ان کی تعداد مکمل ایک ماہ ہے ان کے رکھنے کے ایام مقرر ہیں اور انہیں ان سے مقدم و موخر نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان نہایت نظم و نسق اور پابندی کے ساتھ انہیں طلوع فجر سے پہلے شروع کرتے ہیں اور غروب آفتاب کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔ اس دوران نہ وہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ ازدواجی تعلقات قائم کرتے ہیں۔

اسلام کی فرض کردہ اس عبادت میں مسلمانوں کو پابند کرنے کا کیسا بہترین نظام ہے کہ انسان ایک طرف تو اپنے رب اور خالق کو راضی کرتا ہے اور دوسری جانب مسلسل ایک ماہ تک منظم و مرتب زندگی گزارنے کی عملی تربیت لیتاہے اسلامی مالی عباوات میں زکوۃ اہم عبادت ہے وہ اسلام کے اساسی ارکان میں سے ایک اہم رکن بھی ہے ۔ جس کی ادائیگی کی حدود و قیود اور شرائط ہیں جن کی پابندی کرتے ہوئے ایک صاحب حیثیت مسلمان نے زکوۃ کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس اہم عبادت کے اندر بھی مسلمانوں کیلئے نظم و نسق کی ٹریننگ لینے کے لئے اہم موثر مواقع موجود ہیں۔ لیکن افسوس کہ صاحب حیثیت مسلمان اسلام کے اس اہم نظام کو ترک کر چکا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ غیر منظم زندگی بسر کررہا ہے۔ اس کے فرائض کی ادائیگی کے اوقات مرتب نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ بے بسی کی زندگی بسر کررہا ہے۔ نماز میں کاہلی کی وجہ سے اس کے سونے جاگنے کے ٹائم مقرر نہیں ہیں بلکہ باقی سب معمولات بھی شدید طور پر متاثر ہو رہے ہیں۔

علاوہ ازیں حج اور کئی دوسری عبادات اور اسلامی روایات بھی اپنے اندر نظم و نسق اور پابندی کے اثرات و فوائد رکھتیں ہیں۔ جنہیں اگر مسلمان معمول بنالیں تو وہ انسانوں کے قائد بن سکتے ہیں۔ چند اسلامی احکام جو کہ نظم و ضبط کا درس دیتے ہیں۔

○ سفر کی حالت میں امیر کا مقرر کرنا ایسا اہم حکم ہے جو مسافروں کے معاملات

سنبھالنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مسافر آپس میں ایک امیر کی اطاعت کی پابندی کرتے ہوئے اختلاف و نزاع سے بچتے ہیں اور وہ تمام کے تمام اس کی رائے کا خیال رکھتے ہیں۔

○ اسلام مسلمانوں کو باہم اتحاد و اتفاق اور محبت و پیار کے ساتھ منظم زندگی گزارنے کی صرف دعوت ہی نہیں دیتا بلکہ ترغیب دیتا ہے اور اختلاف و انتشار سے روکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقوں میں مت بٹو"۔

(آل عمران 104)

حدیث مبارک ہے:

"اللہ تعالیٰ کا دست مبارک جماعت پر ہوتا ہے"

○ اسلامی ازدواجی زندگی میں بھی اپنے روشن اور صاف ستھرے قوانین کے ذریعے مسلمان کو پابندی کرنا سکھلاتا ہے جس کے نتیجہ میں خاندان معاشرے میں بہتر رول ادا کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ میاں بیوی دونوں کے حقوق متعین ہیں جن کی پابندی دونوں کیلئے لازمی ہوتی ہے۔ جب کہ برتری اور فوقیت خاوند کو حاصل ہوتی ہے۔ تاکہ وہ خاندان کا سربراہ ہونے کے ناطے خاندانی مسائل کی نگرانی کرے اور خاندان کو الجھنوں سے بچاتے ہوئے افراد خانہ کو خوش اسلوبی کے ساتھ زندگی گزارنے کے مواقع میسر کرے۔ دوسری طرف بیوی اپنے گھریلو معاملات کو احسن انداز سے سرانجام دے کر اپنے فرائض ادا کرے۔

○ اسلام کا نظام اقتدار بھی اپنے اندر پابندی کا درس لئے ہوتا ہے۔ حاکم و محکوم کے مابین اسلام اعلیٰ تنظیم و ترتیب کو مدنظر رکھتا ہے۔ حکمران کو تلقین ہے کہ وہ عوام کا خیال رکھے اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کریں اور بغاوت سے بچیں۔ یہ ایسا نظام وضع کیا گیا ہے کہ جس میں ہر فرد اپنی ذمہ

داری سمجھ کر متعین شرائط اور پابندی کے ساتھ احسن انداز میں سرانجام دیتا ہے تاکہ ملک میں امن و سکون اور نظم و ضبط ہو' لوگ آرام و راحت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اے ایمان والو! اللہ اور رسولؐ اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

(سورہ نساء 59)

حدیث شریف میں آتا ہے :

مسلمانوں پر لازم اور ضروری ہے کہ وہ پسندیدہ و ناپسندیدہ معاملے میں امیر کی اطاعت اس وقت تک کرے جب تک وہ اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کا حکم نہ دے ورنہ کوئی اطاعت نہیں ہوتی۔

اطاعت امیر کی چند ایسی مثالیں جن سے نظم و نسق کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب لشکر اسامہ بن زیدؓ کو الوداع کر رہے تھے تو حضرت اسامہؓ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنے پاس مشاورت کی غرض سے رکھنے کیلئے فرمایا تو حضرت اسامہؓ نے اطاعت امیر کرتے ہوئے بغیر لیت و لعل کے خلیفہ اول کی بات مان لی اور حضرت عمرؓ لشکر میں شریک نہ ہوئے۔

☆ حضرت ابوبکرصدیقؓ کی خلافت کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؒ کو لشکر کی قیادت سے معزول کر دیا تو انہوں نے حضرت ابوعبیدہ سے کہا۔ "اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں قائد ہوں یا عام فوجی پہلے میں حکم دیتا تو آپ مانتے تھے اور اب آپ حکم دیں گے اور میں اطاعت کروں گا"

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے جب خلافت سنبھالی تو سمرقند کے لوگوں نے لکھا کہ فتح کے وقت انہیں تین دن کی مہلت نہیں دی گئی۔ خلیفہ وقت نے معاملے

کو عدالت میں بھجوایا۔ قاضی نے فیصلہ سنایا کہ مسلمان سمرقند سے نکل جائیں اور پھر لوٹ کر وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام دیں اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو ٹھیک ورنہ ان پر ٹیکس مقرر کر دیا جائے اور تین دن کی مہلت دی جائے اگر قبول اسلام نہ کریں اور ٹیکس دینے سے انکار کریں تو جہاد کیا جائے اہل سمرقند نے قاضی کے اس حکم کو سن کر مسلمانوں کو سمرقند سے نہ نکلنے دیا اور مسلمانوں کی حکومت کو مان لیا۔

حاصل کلام

دین اسلام ایک ایسا دین رحمت و عدل و انصاف اور حسن تنظیم و ترتیب کا دین ہے جس کی مثال ملنا ناممکن و محال ہے۔ مزید برآں لیل و نہار کا بدلنا اور سورج و چاند کا مقررہ اوقات پر طلوع و غروب ہونا بھی مسلمانوں پر نظم و ضبط کے اچھے اثرات چھوڑتا ہے بلکہ پورا نظام کائنات اس احسن انتظام کا صبح و شام درس دے رہا ہے لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو نہایت پابندی' ڈسپلن اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیں اور منظم و مرتب زندگی گزارتے ہوئے انتشار و اختلاف اور بے ترتیبی و بدانتظامی سے بچنے کی کوشش کریں۔

مخیر حضرات صدقات و خیرات
دیتے وقت جامعہ سلفیہ کو مدنظر رکھیں۔